مقابل آئینہ کے آئینہ تھا
کری خانہ خرابی میری مستی
کیا تحقیق جسدم مینے خود کو
اُٹھا دہو کا یقین کامل ہوا اب

کسی کا آشنا کوی ہوا تھا
سوا میرے نہ کوئی دوسرا تھا
ہوا معلوم اپنا آشنا تھا
ہمارے پاس ہی قبلہ نما تھا

(۴۹)

کوی جانے نہ جانے مجھکو عالم
کہو کیون صحو کو پیدا کیا تھا

(۹)

دل کسی پر نہ میرا مائل تھا
اسلیے سب مین گریزان ہون
پاؤن کسطرح سے کہان مین اب
آپ آئے نہ مجھکو بلوایا
کوی بھرتا نہین نظر مین مری
روبرو اوسکے ہم ہوے آمی
سب گیا بھول اک توجہ مین
جذبۂ عشق نے جسے کھینچا

جس کو دیکھا وہ میرا قاتل تھا
خضرت دل ہی میرا منزل تھا
جابجا یار میرا نا قل تھا
سچ کہو کون تیرا حائل تھا
ہون مین ناقص بجا وہ کامل تھا
کیا بڑا یار میرا فاضل تھا
اب کہان فخر علم عاقل تھا
پھر کہان فرض تھا نوافل تھا

(۵۰)

کسلیے باندھتے ہو خنجر آپ
صحو تیرا یہان تو بسمل تھا

(۳)

کیا جانے بشر کچھ رتبہ ترا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا

ہے ایک یہی عاجز بخدا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا

مولا تو مرا مین بندہ ترا ہی دلکو یقین کچھ شبہ نہین
توحید کو نادان کب سمجھا یا پیر ہی یا مرشد نا

غفلت مین پڑا مجبور بنا سمجھا جو تجھے کچھ اور ہی اور
پردہ کو دوئی کے جلد اٹھا یا پیر ہی یا مرشد نا

(۵۱) ف ا قدس سرہ (۵)

عیسیٰ سے بھی مردہ ترا زندہ نہین ہوتا
دم بھر کا ہے مہمان یہ اچھا نہین ہوتا

جب تک کہ تجلی نہ ہو جلوہ نہین ہوتا
ہر رنگ مین خود آپ کنہیا نہین ہوتا

کس منہ سے کہون حال دلِ زار کا اپنے
کچھ آپ کہو آپ نے کیا کیا نہین ہوتا

تھا تیر ملامت کا ہدف روز ازل سے
پھر کس لئے وہ آپ کا شیدا نہین ہوتا

(۵۲)
شہ رگ سے بھی نزدیک ہے قرآن مین اے صحو
کہتا ہے جہان وصل مین پردہ نہین ہوتا
(۷)

مین خاک کف پا ہی نہین یار ہون تیرا
سایہ کی طرح پایہ دیوار ہون تیرا

جی چاہا سو کہتے ہین مجھے ہندو مسلمان
تو بخشے نہ بخشے مین گنہگار ہون تیرا

اس گلشن دنیا مین کھلی آنکھ تو دیکھا
گل ہین تو ترے ہین مین بھلا خار ہون تیرا

جینے کی خوشی ہے نہ ہے مرنے کا مجھے غم
غم کھاتا ہون خون پیتا ہون غمخوار ہون تیرا

یوسف ہے اگر تو تو زلیخا ہون مین بیشک
بازار مین گر آئے خریدار ہون تیرا

حیران طبیبان ہی اگر ہون تو بجا ہے
اچھا نہین ہوتا ہون مین بیمار ہون تیرا

کرتے ہو عبث صحو سے پردے مرے صاحب

(۵۳) مدت سے ہوا محرم اسرار ہوں تیرا (۵)

دل جسے کہتے ہیں دشمن ہے ہمارا کیسا
آپ پہلو میں چھپا کر دیا ظاہر ہمکو
حیرت آباد میں جب سے کہ ہے ہم ہیں مقیم
پوچھتا گاہ نہیں وہ ستم آرا مجھکو

آپ اچھا رہا اور ہمکو بگاڑا کیسا
نام بدلا کے رکھا آدم و حوا کیسا
آمنہ ہو گیا غماز ہمارا کیسا
اندرون ہو گیا اب حال تمہارا کیسا

(۵۴) کہہ نہیں سکتا ہوں نام اوسکا نہ بات اوکی صحو
نام پیارے کا ہی کیا خوب ہے پیارا کیسا (۵)

اوسکی الفت میں مجھے لطف جوانی تو ملا
صحبت پیر مغاں کیوں نہ غنیمت ہو مجھے
رتبہ آدم کا تو دیکھو کہ دو عالم ہے مطیع
ہاتھ سے چھوٹ کے آئینہ گرا پتھر پہ

مجھکو یوسف نہ ملا یوسف ثانی تو ملا
قطرہ بادۂ اعجاز بیانی تو ملا
اور اسے چاہئے کیا سر نہانی تو ملا
خود نما جلوۂ ما اعظم نشانی تو ملا

(۵۵) صحو قسمت میں ہمارے ابھی باقی کیا ہے
نہ ملا اور نہیں کچھ دل فانی تو ملا (۵)

دل کسی کافر کے پالے پڑ گیا
بھولا بھٹکا آ رہا تھا اس طرف
کھیل لڑکوں کا نہیں اے عاشقو
معرفت کی راہ میں یارا نہیں

دیکھتے ہی ہوش یکدم اڑ گیا
گھر شرابی دیکھ کر وہ ڈر گیا
دار پر کہکر انا الحق چڑھ گیا
اب تصور کا بھی ٹٹو اڑ گیا

(۵۶)

پست ہمت کر دیا ہے صحو کو
چھوڑ کر رہ مین اکیلا پڑ گیا

(۵)

بے نشان کا اے عزیزو دل نشانہ ہوگیا
آفت جان اوسکے گھر مین میرا خانہ ہوگیا

بیحجابانہ ہوا چاہے ہے وہ پردہ نشین
میرے گھر آنے کا اونکو اک بہانہ ہوگیا

لاکھ پردو مین چھپانے سے نہین چھپتا ہے عشق
دل لگا کر اون سے مجھکو اک زمانہ ہوگیا

جذبۂ عشقِ صنم کب چھوڑتا ہے دوستو
گور مین خاکِ غریبان کا سرہانہ ہوگیا

(۵۷)

بعدِ مدت صحو اب مجھکو یقین حاصل ہوا
جسکو ہم بیگانہ سمجھے وہ یگانہ ہوگیا

(۶)

در منقبت حضرت خواجہ خواجگان سلطان الہند حبیب اللہ غریب نوازمی سراید

سنا تھا پیر طریقت سے نام خواجہ کا
پلایا ساقی نے بھر کے جام خواجہ کا

خطاب اونکا ہے ہند الولی عطائے رسول
ہر ایک پیتے ہین دم خاص و عام خواجہ کا

بتا رہے ہین وہ اونگلی سے دیکھکر مجھکو
شراب پینے کو آیا غلام خواجہ کا

بگڑتا کیا ہے ترا لطف کی نظر گر ہو
ہمارا کام نکلتا ہے نام خواجہ کا

نہین وہ دام ہے کھوٹا کہ جسپہ نام ہو ثبت
جہان مین چلتا ہے سکہ مدام خواجہ کا

(۵۸)

خلافِ شرع مین اے رند تو نہ مجھکو ڈرا
بجا ہے صحو کو سجدہ سلام خواجہ کا

(۵)

کیا بتاؤن دل نے میرے کیا کیا
شور برپا عالم بالا کیا

خیر و شر کے آپ خود مختار ہین
چھپ کے پردہ مین مجھے رسوا کیا

تاج کرّمنا دیا انسان کو
معرفت کے واسطے پیدا کیا

للہ الحمد آج کی کیا رات ہے
جن و انسان آپ کو سجدہ کیا

(۵۹)
صورت اپنی دیکھنے کو صحوؔ آپ
آئینہ پیدا کیا اچھا کیا
(۵)

ردیف بائے موحدہ

مست و خوش ہوتا ہے دل لے جو کوئی نام شراب
ساقیا صدقے ترے مجھکو پلا جام شراب

خاص ہو اگر کی اور کسی جا کی نہو
تن مین جبتک ہے دم باقی ہین لی یا نام شراب

حالِ دل کسکو سناؤن اے مرے عالیجناب
پیتا ہر روز ہون لیکر مین بہت وام شراب

مین تمہین چاہتا اپنے سے مگر کیا مین کرون
دیتا اکثر ہے مجھے پیر مغان جام شراب

(۶۰)
محو کا حشر مین اے صحوؔ نہ چھوڑون دامن
داد خواہ در پہ رہون مین ہے انعام شراب
(۵)

منصب مرا شاہی نہ گدائی مرا منصب
بہتان ہوا قالو بلیٰ مرا منصب

مشّاطۂ ازل ہون مین مرا کام یہی ہے
سب جانتے ہین روئے نگاری مرا منصب

عالم مجھے کیا جان کے انجان بنے ہین
مشہور تو ہے عقدہ کشائی مرا منصب

خالی نہین اک بات بہی مطلب سے ہماری — بہتر ہے بہلائی کہ برائی مرا منصب

(۶۱)
کس نام سے ہم تجھکو بہلا صحو پکارین
ہر شے مین ہوا جلوہ نمائی مرا منصب
(۵)

ردیف یائے تحتانیہ فارسی

مجھسے کیا پوچھتے ہین کیا ہین آپ — خود کو بہولین تو کیسا ہین آپ

کون پہچانے نقشبندیِ گل — گلِ بیرنگ بوالعلا ہین آپ

ذات پاک آپ کی ہے وجہ اللہ — شش جہت آئینہ نما ہین آپ

چشم رکہتے ہو دیکہو معنی کو — اپنی صورت پہ کیا فدا ہین آپ

(۶۲)
چہوڑو اے صحو خود نمائی کو
بت پرست اور ہم خدا ہین آپ
(۷)

ردیف تائے فوقانیہ

مدت سے ہون مین تشنہ لب کام محبت — ساقی مجھے پلوا دے کوئی جام محبت

کچھ کافر و مومن پہ نہین دیکھئے موقوف — پوشیدہ ہر اک دل مین ہے اسلام محبت

دل آپ کا اب گالیان کہا کر ہوا ٹھنڈا — پایا یہ دلا آپ سے انعام محبت

آتا ہے یہی دل مین کہ بجہڑاؤن ڈھنڈورا — لیوے نہ کوئی اہل جہان نام محبت

کیا پوچھتے ہو یارو مرا حال عجب ہے — برباد کیا مجھکو دلارام محبت
عاشق کو ترے کوئی بھی اچھا نہین سمجھا — پھرتا ہے ہراک کوچہ مین بدنام محبت

(۶۳) آغاز جسے کہتے ہین انجام ہے اپنا
کیا پوچھتے ہو صحو تم انجام محبت (۵)

سرگرم رہا کرتا ہے بازار محبت — عاشق سے ہے گران مول خریدار محبت
خالی نہ کسی فرد کو پایا دو جہان مین — ہے صاف عیان خلق مین آثار محبت
کیا جانے کوئی حال دل زار عزیزو — ہر روز فزون پاتا ہے اطوار محبت
حیران ہین اسے دیکھکے افکار طبیبان — اچھا کبھی ہوتا نہین بیمار محبت

(۶۴) ہے سب سے الگ صحو پہ اون سب پہ ہے شامل
پاتا ہے وہی آپکے اسرار محبت (۵)

ہے پایا جو ساقی شراب الست — ہوا بامزہ دل کباب الست
کہا پھر تو قالوا بلی خود بخود — کیا پیش قدمی جواب الست
ملایک کے سب ظلوماً جہولا — سہا بار عاشق جواب الست
پڑینگے یہ لینے کے دینے زبان — جو پوچھین گے مجھسے حساب الست

(۶۵) نہین اس سے بہتر وظیفہ کوئی
پڑھو صحو ہر دم کتاب الست (۵)

کیا پوچھتے ہو چاک گریبان کی شکایت — کس منہ سے کہون مین دل بریان کی حکایت

وحشت ہی لئے پہرتی ہے اب مجھکو عزیزو
گل خار مین رہتا ہے نہان خار گل مین
مردود نہ ہوجائے اوسے کہدو ابہی سے

رہبر سے کرون قیس بیابان کی شکایت
کرنے کا نہین آنکہہ سے شیطان کی شکایت
کرتا ہے کوئی حضرت انسان کی شکایت

(۶۶)

مذکور تو دربار مین ہوتا ہے کسی طرح
ہے صحو دل بے سروسامان کی شکایت

(۴)

مین نہین کہتا زبان سے آہی ہوگئے دوست
جسکو دیکہا تجھکو دیکہا آشنا نہ بیگانہ تہا
کیا قیامت ہے کہ بہولے آپکو پہرتے ہین ہم

خون دل پیتے ہین ہردم سالکان کوئے دوست
تہا ہر اک عالم مین پیدا کیا خیال روئے دوست
دیر و کعبہ مین بہی دیکہا جابجا ہی کوئے دوست

کب نظر مین پہرتے ہین اونکے امیر و بادشاہ
چاہتا ہون دل سے پوچہون وہ امیری دیجیے
خوش نصیبی پر اونہون کے کیون نہ حسرت ہے مجہے

ہے وہ لاپروا ازل سے پاسبان کوئے دوست
آپسے بڑہکر نہین ہین شایقان کوئے دوست
وہ جو کہلاتے ہین عالم مین سگان کوئے دوست

ہین ابوبکر و عمر عثمان و حیدر صحو زار
میرے حامی وقت مشکل امتحان کوئے دوست

وازوست قدس اللہ سرہ العزیز این غزلی کہ ہر مصرا عش مشتمل است
بر دو زبان یعنی فارسی و ریختہ

(۶۷)

(۵)

پاتا نہین بغل مین دل   دلبر با کجا رفت

کہدو کوئی طبیب سے   جان عزیز ما برفت

بھول گیا خوشی سے مین حفظ مراتب ادب
آج گیا وہ سامنے از تہِ دل دعا برفت

کیون ہے ڈراتا ناصحا نیست عدو ما کسے
مرنے کے آگے مرگیا بر سرِ ما قضا برفت

شرم و حیا نہین مجھے خانہ بخانہ میروم
عاشق بے نصیب ہون بر درِ او گدا برفت

(۶۸)
پاتا نہین ہین آپ کو اندر خویش گم شدہ
صحو کہان چلا گیا محرم راز ما برفت
(۵)

ردیف ثائے مثلثہ

عشق بتان کی دل مین رکھی آرزو عبث
زاہد بھٹکتا پھرتا ہے تو سو بہ سو عبث

جھگڑا پڑا ہے شیخ و برہمن کا دہر مین
دیر و حرم مین کرتے ہین یہ جستجو عبث

وحدت مین تیری بولے بشر کی مجال کیا
کاٹی گئی زبانِ قلم گفتگو عبث

بیچارا جو دوست ہے جہان مین ہوا خراب
بے نام بے نشان پھرا کو بکو عبث

(۶۹)
کہدو یہ صحو سے کہ اب آتے نہین گھر ترے
تکتا کھڑا ہے صبح سے تو چار سو عبث
(۷)

ردیف جیم تازی

جلوہ شانِ کبریا ہے آج
صنعِ دل سنا کا ہوا لعل ہے آج

دونون عالم مین آئینہ صاحب
رونما جا بجا ہوا ہے آج

اوڑھہ گئی ہے خودی خدا کی قسم
عید کا دن اگر کہین تو بجا
دیکھتا ہے ادہر ادہر ہر سو
ایسا رتبہ کسی کا ہوتا ہے

جلوہ افروز مہ لقا ہے آج
شور صلِّ علیٰ مچا ہے آج
پوچھو عاشق سے کیا مزا ہے آج
مہر و مہ آپ پر فدا ہے آج

(۷۰)

صحو محتاج در پہ حاضر ہے
زور پر بخت نارسا ہے آج

(۱۰)

ساقیا کیسا پلایا بھر کے تو پیمانہ آج
کو بکو سے دیکھنے جاتے ہین سب پیر و جوان
گبرو ترسا عیش کرتے ہین جہانمین روز و شب
فیصلہ ہوتا نہین ہے مدعی ہے زور پر
ہو کا پیاسا شام سے بیٹھا ہون در پر آپ کے

تیرے دیوانہ کا عالم ہو گیا دیوانہ آج
شہر مین شہرت ہوی ہے آرہا دیوانہ آج
کعبۂ دل بنگیا ہے مومنو بتخانہ آج
روبرو حضار مجلس کے ذرا بلوانا آج
جلد تنخواہ اب مجھے سرکار سے دلوانا آج

آتش غیرت لگی تن مین یکایک یار آج
بے نصیبی پر نہ روئین ہم بلا تو کیا کرین
لگ گیا دامن مین دہبہ آبرو جاتی رہی
آگ سینہ مین خریدارو نکے ہے بھڑکی ہوی

خیمے ہین ہرنس ہوے ہین آپکے اغیار آج
دین کی دولت ہم لٹاتے ہین کھڑے سرکار آج
سنگ دل ہر صنم سے زاہد و میخوار آج
ہے زیادہ گل سے بڑھکر گرمی بازار آج

(۷۱)

صحو ایسا کام کر جو کام آوے کل ترے
ہم جتا دیتے ہین تجھکو جلد ہو ہشیار آج

(۸)

صندلِ شاہ بوالعلاء ہے آج
رونق افزوز مصطفٰے ہے آج

کیا نظر مین تری نہین آیا
حق بہ شکلِ ابوالعلاء ہے آج

کام بن آینگے غلامون کے
خلعتِ مغفرت عطا ہے آج

میرے رتبہ کو کون سمجھے گا
اوج پر بختِ نارسا ہے آج

آج کی شب مین رونمائی ہے
ابتدا اور انتہا ہے آج

کوی حائل نہین رہا پردہ
قطرہ دریا مین ملگیا ہے آج

سوزشِ عشق سے کباب ہے دل
واہ رے واہ کیا مزا ہے آج

(۴۲) صحو منزل نہین سوا اوس کے
درِ محبوب کبریا ہے آج (۵)

ردیف حاے حطی

مضطرب ہے تن مین دل مرا سیماب کیطرح
مرتا ہون یار ماہی بے آب کی طرح

اوس شعلہ رو کے عکس سے عالم ہوا عیان
روشن ہوا ہے دل مرا مہتاب کیطرح

کیونکر نہ سجدہ اوس بتِ کافر کو مین کرون
ابرو خمیدہ اوسکے ہین محراب کی طرح

جلوہ نما ہے جب سے مرے گھر مین نازنین
اغیار جمع آے ہین احباب کی طرح

(۴۳) اے صحو تو بھی ملکِ معانی کی سیر کر
قوت سے تیری رستم و سہراب کیطرح (۴)

عشق نے تیرے صنم مجھکو بنایا بے طرح
چھوڑکر اسلام کو کافر بنایا بے طرح

دیر و کعبہ مین کہین تیرا پتہ ملتا نہین
دربدر شام سحر مجھکو پھرایا بے طرح

صرف یہ تہمت ہے مجھپر مین کہون تو کیا کہون
نام ہستی کا مرے خاکہ اوڑایا بے طرح

(۴۷)

لیکے ساتھ اغیار کو اے صحو آیا وہ صنم
بعد مردن قبر پر آکر ستایا بے طرح

(۵)

ردیف خائے معجمہ

ماہرو دولہا بنا ہے پہنکر پوشاک سرخ
اسلئے رہتی شفق ہے برسرِ افلاک سرخ

سبز رنگت پر بجا ہے خونِ عاشق ہے نہان
سر سے پا تک ہے حنائی جامۂ ادراک سرخ

انتظارِ یار مین شب بھر جو مین روتا رہا
اشکِ خونی سے ہوے ہین دیدۂ نمناک سرخ

فرطِ رحمت سے کہون کیا حال ہوگا آپ کا
دیکھکر امت کو ہونگے صاحبِ لولاک سرخ

خون برستا ہے فلک سے بدلے پانی کے مدام
ہے زمینِ کربلا اے صحو سرخ اور خاک سرخ

منہ مین زبان نہین کہ کرین وہ بیانِ شوخ
رازِ الست مست ہوے عاشقانِ شوخ

آتا نہین زبان پہ وہ پوشیدہ راز ہے
کیا پوچھتے ہو صاحبو نام و نشانِ شوخ

دو لے سے تجھے ہے دامنِ دل تیرا دیکھ لے
خالی نہین ہے کیسہ جانِ رازدانِ شوخ

دنیا و دین کے جھگڑے سے آزاد ہوگئے
کہلتے ہی آنکھ ہوگیا مجھکو گمانِ شوخ

(۷۶) اغیار میں سمجھتا تھا سارے جہان کو صحو
مشہور ہم ازل سے ہوے پاسبانِ فرخ (۷)

ردیف دال مہملہ

مرا دل ہے محوِ جمالِ محمد
یہی کہہ رہا ہے مرا دل عزیزو
ہوا جسکے باعث دو عالم ہی پیدا
نہ تھے جن و انسان زمین آسمان جب
دل مردہ ہوتے ہیں اک دم میں زندہ
سوا ذکر لیلی کے مجنون بنا دل

وصالِ خدا ہے وصالِ محمد
خیالِ خدا ہے خیالِ محمد
بیان ہم کریں کیا کمالِ محمد
ہوا ہے تبھی ظہورِ جمالِ محمد
ہے معجز بیان کیا مقالِ محمد
سنا دے کوئی مجھکو حالِ محمد

(۷۷) ہوا ہوں میں اے صحو سو جان دل سے
فدائے محمد و آلِ محمد (۵)

اوس بت کی کرامت سے ادہر چھوٹے اودہر بند
شاید کہ لکھا کاتبِ تقدیر نے تھا یہ
کیا کام نکالا ہے مری نفس کشی نے
ہم پھندے میں صیاد کے جد سے پھنسے ہیں

ہم پنجۂ حسرت سے ادہر چھوٹے اودہر بند
ہنگامۂ کثرت سے ادہر چھوٹے اودہر بند
دنیا کی محبت سے ادہر چھوٹے اودہر بند
خالی نہ شرارت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

کیا خوف تجھے صحو ترا یار ہے بر میں

ردیف رائے قرشت

غیر دیکھا نہ کوئی بزم جہان مین آکر
آپ ظاہر ہوا پوشیدہ مکان مین آکر

پارسائی مین بنا دیکہو دکان مین آکر
کیا حلاوت سے ملی سود و زیان مین آکر

ضبط کچہ کر نہ سکا فاش ہوا عالم مین
پاگیا رازِ دلی آہ و فغان مین آکر

مرغِ دل کو کیا آدم کے ہے زخمی ظالم
واہ کیا کام کیا تیر کمان مین آکر

جسنے یہ کہیل نکالا ہم اوسے جانتے ہین
تفرقہ ڈالے ملکِ وہم و گمان مین آکر

آپ سلطانِ دو عالم ہین گدا آپ ہی ہین
منتظم آپ ہوے خورد و کلان مین آکر

(۷۹)
کہولکر دیدہ تحقیق اوسے دیکہ ذرا
کون بیٹہا ہے ترے صحو مکان مین آکر
(۴)

ستاتے ہو عبث ہمکو صنم تم مہربان ہوکر
نہین کچہ قدر کرتے ہو ہماری قدردان ہوکر

کسے تو غیر سمجہا ہے یہ تیرا صرف دہوکا ہے
جہان مین گم ہوا ہے وہ نشانِ بے نشان ہوکر

چہپاے سے کہین بہی حسن چہپتا ہے حسینونکا
کیا کرتے ہین نظارہ وہ خود ہی پاسبان ہوکر

(۸۰)
کہڑے ہین روبرو تجہے لگاتے صحو ہین تہمت
یہ کیون نامہربان ٹہہرے تمہارے مہربان ہوکر
(۲)

میری صورت کا ہی عاشق حور و غلمان چہوڑکر
بلبلِ وحشی بنا دل باغِ رضوان چہوڑکر

خاک مین کیا چیز ہے ناچیز کا شیدا ہوا	تاج خسرو چھوڑ کر تخت سلیمان چھوڑ کر
(٨١)	(٥)
کیا تجھے سودا ہوا ہے گھر مین دلبر چھوڑ کر	دیکھے ہے پانی کے اندر ماہ انور چھوڑ کر
کبا کہین کس سے گئین فرہادرس کوئی نہین	آئے ہین اب ہم یہان تخت سکندر چھوڑ کر
دونون عالم مین نہین عزت سوا تیرے کہین	ہے کہان مجھکو سہارا آپکا در چھوڑ کر
آب و دانہ نے ہے کی آخر مری مٹی خراب	گردش افلاک سے ہون تنگ بستر چھوڑ کر

(٨٢)

وقت جو گزرا سو گزرا صحو اب ہشیار ہو
کیا تجھے پچھتا سے ہوتا ہے گوہر چھوڑ کر

(٥)

قطرہ کا قطرہ رہا ملے وہ دریا ہو کر	کیون مقید ہوا آدم تو خلیفہ ہو کر
پوچھتے کیا ہو مرا حال اوسی سے پوچھو	جان انجان ہوا یار شناسا ہو کر
خوب پہچانتا ہون آپ کو ہرجائی ہو	آیا کس شان سے ہے خاک کا پتلا ہو کر
ایک ہی شخص ہے یان پردہ تحقیق کہان	مار ڈالا مجھے سرکار نے پردا ہو کر

(٨٣)

حسن یوسف کی تمنا مین شب و روز اے صحو
نام بد نام کیا عشق زلیخا ہو کر

(٥١)

رہا او ٹھا دل شیدا تری زلف معنبر پر	جو دیکھا مرتا ہو گا جمال روے انور پر
خدا را میری آنکھون سے اگر دیکھے کوئی آکر	فلک سے نور برسے ہے شہ فرہاد کے در پر
انتہا جسکا تعین ہو وہ سمجھے بات کو میری	کہون کیا صدق مین اپنا گمان ہوتا ہی ہر ہر پر

نہ اُٹھوں گا کبھی ہرگز صبا چل کام کر اپنا
لگا بستر کو میں بیٹھا شہِ فرہاد کے در پر

(۸۴)
بہت سی خاک چھانی صحو پر اُنکو نہیں پایا
نہ کیوں پھر جان دینا سہل ہو ایسے دلبر پر
(۴)

پردۂ میم میں چھپے ہیں حضور
ہم سے نزدیک ہیں نہیں کچھ دور
تمکو زاہد ارم مبارک ہو
کہدو زاہد سے کیا کریں ہم حور
سینہ سوزاں ہے چشم گریاں ہے
پڑ گیا جس سے دل میں ہے ناسور

(۸۵)
پوچھو لیلیٰ سے حال مجنوں صحو
خار سے پا ہوئے ہیں چکنا چور
(۷)

ردیف زائے معجمہ

کیا شان تری ہے جل علی سلطان الہند غریب نواز
کہتے ہیں تجھے ولی اعلیٰ سلطان الہند غریب نواز
میں ایک نہیں ہوں تیرا گدا بہتیرے پڑے ہیں در پہ تیرے
ہو لو نہ مجھے تم یا مولا سلطان الہند غریب نواز
میں مفلس ہوں کیا نذر کروں تحفہ ہے یہ جان اور دل
یہ ہدیہ ہو مقبول مرا سلطان الہند غریب نواز
ڈھونڈا میں جا نہیں ہر اک جا اب تک کہ آیا ہوں میں یہاں
اجمیر میں پائے تم خواجہ سلطان الہند غریب نواز
دربار میں تیرے جو آیا سب مقصد دل کے بھر پایا
دلوا دے سخی شیئاً للہ سلطان الہند غریب نواز
ہر ایک وسیلہ رکھتا ہے میں تیرا ہوں تو میرا ہے
میرا نہ کوئی ہے تیرے سوا سلطان الہند غریب نواز

یہ صحو غریب اس در کے سوا جائے کہاں ناز نشین

(٨٦) بیکس بندہ ہے یہ تیرا سلطان الہند غریب نواز (۵)

ولہ فی مناقبہ

یا حضرت خواجہ اجمیری سلطان الہند غریب نواز
کر دیجے خودی سے مجھکو بری سلطان الہند غریب نواز

فریاد کروں کس سے جا کر ہے موج بپا اُنڈیا گھڑی
تم پار لگا دو کشتی مری سلطان الہند غریب نواز

پوچھے گا فرشتہ گر مجھ سے ہے کون ترا کہدے تو یہی
بس دونگا دہائی میں تیری سلطان الہند غریب نواز

دربار میں تیرے حاضر ہو جو فرد بشر وہ شاداں ہے
اب میرے لئے ہے کیا دیری سلطان الہند غریب نواز

(٨٧) ہاں صحو کی عرض اب سن لیجے اکبار کرم اب کیجے
یہ دل میں چھالے آنکھ مری سلطان الہند غریب نواز (۵)

فیض بخش جن و انسان حضرت بندہ نواز
کیجے بندہ پر احسان حضرت بندہ نواز

چھوڑ کر دنیا و دین کو آ پڑے در پر ترے
ایک مدت سے ہوں دربان حضرت بندہ نواز

کہہ نہیں سکتا زبان سے حال روشن ہے مرا
سینہ سوزان چشم گریان حضرت بندہ نواز

میں نہیں جاؤنگا ہرگز کوئی جائے یا رہے
نیک و بد ہیں تیرے مہمان حضرت بندہ نواز

(٨٨) صحو ایک ادنٰی غلاموں میں ترے مجبور ہے
دو سرے ہیں شاد و خندان حضرت بندہ نواز (۵)

ردیف شین معجمہ

دن رات رہا کرتے ہیں زر دار فراموش
وہ یار فراموش ہم اغیار فراموش

کس سوچ مین ہے دیر سے معلوم نہین ہے	منبر پہ چڑہا بیٹھا ہے مکار فراموش
دنیا سے غرض اونکو نہ عقبیٰ سے سروکار	عاشق ہین ترے کافر و دیندار فراموش
موسیٰ کی طرح طور پہ بیہوش گرین گے	مے پی کے ہوئے طالبِ دیدار فراموش

(٨٩)

مختار ہے سرکار او سے بخشے نہ بخشے
رہتا ہے ترا صحو تو ہر بار فراموش

(٥)

ردیف غین معجمہ

سانس سرد اور قلبِ آتش زا دہوان بتی چراغ	خود مین جب دیکھا نظر آیا دہوان بتی چراغ
باندہتا ہے روشنی جو جلد ہوتا ہے فنا	ہے زبانِ حال سے گویا دہوان بتی چراغ
کہول کر موباف زلف و رخ بناتا ہے وہ بت	کیون نہ لہرائے سرِ دریا دہوان بتی چراغ
پوچھ لو ہر اہلِ دل سے ہے گواہ اس بات کا	ہے نہان فانوس تن مین کیا دہوان بتی چراغ

(٩٠)

شب کو جان و دل جلا کر آہ کرے اے صحو تو
رات کو درکار ہے ہر جا دہوان بتی چراغ

(٥)

ردیفِ فا

آج ساقی کا مرے ہے میکشو غسل شریف	دوستو نکی عید ہے اے دوستو غسل شریف
کہدو زاہد سے نہ چہوڑے میکشو نکو آج کل	ہے خوشی کا دن ہمارا منعمو غسل شریف

حضرتِ موسیٰ و عیسیٰ دیکھنے کو آئے ہیں
میرے مولا کا ادب ہے لیجیو غسل شریف

پل میں کر دے گا تو نگر صدقِ دل سے آئیے
یہ تو ہے السیٰ نم مصطفےٰ غسل شریف

بیخودی میں بڑھ نہ جانا ہے ادب لازم یہاں
گوش دل سے صحو تم سنئے جلو غسل شریف

(۹۱) (۵)

بھلا تیرا کیسا چاہ ہے کبھی اس طرف
یہ خیال کیسا خیال ہو کبھی اس طرف کبھی اس طرف

کبھی شیخ ہیں کبھی برہمن کبھی بت پرست اور بت شکن
یہ اک ادا نگار ان کمال ہے کبھی اس طرف کبھی اس طرف

کہیں بولا بھکا تو آیا ہے اسے بے پتہ تو پتہ بتا
تو ہی شخص عکس جمال ہے کبھی اس طرف کبھی اس طرف

کرے حکم کوئی تو کیا کرے تری ذات ایک ہے نام دو
جو جمال ہے وہ جلال ہے کبھی اس طرف کبھی اس طرف

کبھی کہتا انت زبان سے تھا اب کہہ رہا ہے انا انا
ترا صحو خوب خیال ہے کبھی اس طرف کبھی اس طرف

(۹۲) (۵)

ردیف قاف

تجھی سے ہر اک جا جہان میں ہے رونق
زمین آسمان لامکان میں ہے رونق

گیا بھول زاہد طمع میں کسی کے
وہ سمجھا کہ باغ جنان میں ہے رونق

غنیمت سمجھتا ہوں چپ بیٹھنے کو
برابر گمان بد گمان میں ہے رونق

مرے یا جئے کوئی کیا غم ہے تجھکو
سدا زلف عنبر فشان میں ہے رونق

کوئی صحو سے جا کے اتنا تو کہہ دو

(۹۳) که تجھسے ہوی دو جہان مین ہے رونق (۵)

ردیف لام

یکتا ہے زمانہ مین مے یار کا صندل — نکلا ہے بڑی دہوم سے سرکار کا صندل
دردِ سرِ عشاق شفا پائے نہ کیونکر — ملجائے اگر قاسمِ ابرار کا صندل
سب پیر و جوان مست ہین بادہ کشی کے — ہے آج یہان شبلی و عطار کا صندل
کس شان سے لائے ہین ملک دہوم تو دیکھو — اے صلِّ علیٰ قاسمِ ابرار کا صندل

(۹۴) بخشائشِ عصیان کا وسیلہ ہے ہمارا
کافی ہے تجھے صحوؔ ترے یار کا صندل (۵)

یدِ قدرت سے جو خالق نے بنائی قندیل — عرشِ اعظم سے یہ جبریل نے لائی قندیل
آئے ہین جن و بشر دیکھنے جلوہ اسکا — روضۂ پاک مین کیا خوب لگائی قندیل
آئینہ اوسکو جو کہئے تو بجا ہے یارو — پرتوِ یار کی صورت نے دکہائی قندیل
دردِ دل شور و فغان اوسکی ضیا سے ہے عیان — آگرہ سے بخدا دیکھو یہ آئی قندیل

(۹۵) فیضِ صحبت کا اثر آج تلک باقی ہے
جان اور دل مین ترے صحوؔ در آئی قندیل (۵)

حقیقت مین حق ہے مرا رہنما دل — خداوان خدا بین خدا آشنا دل
کہو شوخ سے کوئی اتنا تو جا کر — مین لاؤن کہان سے بنا کر نیا دل

وہ جانِ جہان جب سے جلوہ نما ہے — مرا عرشِ اعظم سے اعظم ہوا دل
مرا دین و ایمان و مذہب یہی ہے — برا ہے مرا دل بھلا ہے مرا دل

(٩٦) اسے چھوڑ کر صحو جاؤن کہان اب
بنا ہے کچھ ایسا مرا آشنا دل (٤٦)

مرا حال دل ہے سنانیکے قابل — کرون کیا نہین ہے چھپانیکے قابل
لیا سر پہ اپنے وہ بارِ امانت — فقط کیا ہمین تھے اٹھانیکے قابل
برہمن سے کہدو کہ ہونکے نہ ہرگز — یہ مردہ نہین ہے جلانیکے قابل
بلانے سے میرے او نہین تنگ آیا — نہین یہ مکان اونکے آنیکے قابل
ڈرو تم خدا سے ستاؤ نہ اتنا — فقیر اب نہین غم اٹھانیکے قابل

(٩٧) کہانی بھلا صحو کی کون سنتا
یہ باتین ہین آنسو بہانے کے قابل (٥١)

سنانا مجھکو ہے لازم نہ ماجرا قاتل — طلب کرے نہ کرے اپنا خون بہا قاتل
نہ کر تو قتل مین تاخیر سوچتا کیا ہے — جھکا دیا ہے ترے روبرو گلا قاتل
سمجھتا ہون مین اشارے آنکھ کے تیرے — ہوا ہے خاتمہ بالخیر اب مرا قاتل
ہوا نہین ہے کلیجہ ابھی ترا ٹھنڈا — ملا ملا کے مجھے خاک مین مٹا قاتل

(٩٨) ابھی سے آنکھ چراتا ہے صحو سے کیون تو
بیان کرون گا یہ فردا مین مدعا قاتل (٥١)

ردیف میم

در مناقب شیخ سلسلہ می فرماید

دیوانہ ہوں مشتاق لقائے شہ قاسم
بتلادے کوئی مجھکو سرائے شہ قاسم

دنیا سے غرض مجھکو نہ عقبیٰ کی طلب ہے
خواہاں نہیں شاہاں میں سوائے شہ قاسم

کیا دیر ہے حاصل ہو ابھی فقر کی دولت
گر پاس مجھے اپنے بلائے شہ قاسم

ساقی ترے میخانہ کا صدقہ اسے ملجائے
سائل کو کوئی جام پلائے شہ قاسم

(۹۹) ہے صحو کی بس اب یہ تمنائے مبارک
یارو مجھے خمخانہ بنائے شہ قاسم (۵)

نگاہِ یار جادو سے نہیں کم
جو زندہ ہیں دلِ مردہ تو کیا غم

اگر دیکھے گدازِ دل عجب کیا
نہ تو بس چھوڑ دے اکسیر کا غم

کہیں کس سے کہ سلطاں زمن ہیں
پہن کر آئے جامہ خاک کا ہم

تمہاری یاد میں بیٹھے ہیں کب سے
کرم کیجے سر تسلیم ہے خم

(۱۰۰) نہیں اے صحو خالی شیشۂ دل
بغل میں ہے ترے اکسیر اعظم (۵)

تو نے عجب کہا دیا جادو سامری صنم
آگ میں ہے خلیل کی جلوۂ آذری صنم

خضر و مسیح پر بھی اب تیغ ادا چلے گی کیا
زندہ نہیں رہے کوئی حکم ہے نادری صنم

ڈر تو خدا سے محتسب کر نگمانِ بد کبھی
شیشہ بغل چھپی ہے کہاں پردہ مین ہے پری حشم

اہلِ زمین ترے فدا اہلِ فلک ترے نثار
غش مری طرح سے ہوئے زہرہ و مشتری حشم

تجھ سے سوا نہین ہے صحو دونون جہان مین کریمؔ
کرتا ہے ہر زمانہ مین دعویٔ داوریٔ صنم

(۱۰۱) (۵)

بچشمِ اہلِ جہان صورتِ حباب ہین ہم
نہ پوچھ جو بحرِ حقیقت کے سیلِ آب ہین ہم

وہان سے آئے یہان پریشانِ خوابیدہ
بس اپنے آپ خودی سے لٹے حجاب ہین ہم

مجھی سے گنتی ہے اعداد اور واحد کی
کسیکے ہاتھ سے کیا کیا برے حساب ہین ہم

کیا ہے سجدہ ملایک نے جدِ امجد کو
مگر جہان مین سب کے دربدر خراب ہین ہم

اُٹھا جو پردہ دوئی کا رہا بس ایک وجود
جدہر کو دیکھا ادہر خود ہی انتخاب ہین ہم

(۱۴) (۷)

ردیف نون

کیا جوشِ باطن کہ ظاہر ہوا ہون
نہ بحرِ بقا ہون نہ موجِ فنا ہون

عیان ہے مقید مین مطلق کا جلوہ
کہون تجھ سے کیا مین بڑا ہون بھلا ہون

مشخص مجھی سے ہوا تاج کاسہ
کبھی مین ہون سلطان کبھی جا گدا ہون

یہ سب شعبدے مجھ سے ظاہر ہوئے ہین
دو عالم مین مین اک تماشا ہوا ہون

نظر کر ذرا دیکھ معنی کو میرے
مین ظاہر مین اک نقطۂ معنی نما ہون

یہ طاقت ہے میری بغیر از ستون کے
کھڑا دیکھ سات آسمان کو کیا ہون

(۱۰۳) ہوا شوق سے ہے یہ سارا تماشا
ظہور دو عالم کا مین مدعا ہون (۵)

کمال حسن یہی ہے کہ بے حجاب نہین
مقابلہ مین ترے کچھ بھی آفتاب نہین
یہ کیسی بھٹی چڑھی آگرہ مین ہے یارو
جہان مین ایسی تو ہرگز کہین شراب نہین
جناب ساقی اجمیر کا ہوا ارشاد
پیو شراب خوشی سے کہ کچھ حساب نہین
شراب خون ہے عاشق کا شک نہین اسمین
مزے مین پوچھو تو دل ساعیان کباب نہین

(۱۰۴) ندے تو صحو حوالہ کتاب کا مجھکو
ہمارے پاس تو دل کے سوا کتاب نہین (۵)

قدم پر ترے جان وارے ہوئے ہین
سبھی یار سے ہم تمہارے ہوئے ہین
سبھی تن پہ بیٹھے ہین وحدت کا جامہ
وہ کثرت کی چادر اُتارے ہوئے ہین
پڑا شور مسجد مین وہ دار پر ہے
انا الحق ھو الحق پکارے ہوئے ہین
ڈراتا ہے دوزخ سے ہمکو تو زاہد
ازل سے کسیکے سہارے ہوئے ہین

(۱۰۵) بہت صحو پا بحر وحدت مین مارے
خودی چھوڑ کر ہم کنارے ہوئے ہین (۸)

موت کیا آکرے گی خانۂ بیمار مین
مرچکا مرنے کے آگے اشتیاق یار مین
اسقدر گمنام ہون تیرے لئے مین صبح و شام
ڈھونڈھتی پھرتی قضا ہے کوچہ و بازار مین

مردہ زندہ کیون نہ ہوئے وہ مسیحِ وقت ہین
معجزہ عیسیٰ کا دیکھا آپ کی گفتار مین

ہے قیامت کا نمونہ قدِ بالا دیکھیے
سر سے پا تک ہے نزاکت آپ کی رفتار مین

اک زمانے سے ملازم ہون شکایت کیا کرون
جمع ہے تنخواہ میری آجکل سرکار مین

کسلیے شیخ و برہمن ہین جھگڑتے رات دن
رشتۂ الفت ہے یارو سبحہ و زنار مین

مین اسی امید پر حاضر ہوا ہون دور سے
ادنیٰ و اعلیٰ ہین یکسان آپکے دربار مین

(۱۰۶)

کیا نہین تیرے مین وہ گلگو سمایا حیف ہے
صحو ہوشیار کیا ہے دیکھتا گلزار مین

(۶)

آستانِ یار پر کب سے کھڑا مین ہی تو ہون
نام لیوا عاشقانِ بوالعلا مین ہی تو ہون

کسلیے بھولا ہے مجھکو کیا مری تقصیر ہے
تیرے مشتاقون مین پیارے جان نثار مین ہی ہون

سب رقیب اب تکتے ہین بس حقارت سے مجھے
کہہ نہین سکتا کہون کیا خاکِ پا مین ہی تو ہون

سیکھ لین مجھسے نہ کیون نسخہ یہ اکسیر کا
جستجو کو چھوڑ دو تجھے کیمیا مین ہی تو ہون

بے تصور کا تصور دل مین پیدا ہو گیا
اک جواب خود نمائی ماسوا مین ہی تو ہون

کوئی بھی سمجھو نہ سمجھو بات تو یہ راست ہے
ہان سبب انجامِ عالم کا ہوا مین ہی تو ہون

(۱۰۷)

آپ خود مختار ہے وہ خیر و شر کا صحو بس
ہر کسی کا راہزن و رہنما مین ہی تو ہون

(۵)

ہے برآمد بر ملا اوس شوخ کو پردا نہین
جلوۂ دیدارِ جانان آج ہے فردا نہین

اس زمانہ کی شکایت کیا کرے کوئی بشر
قحط ہے عالم مین واللہ عاشقِ شیدا نہین

جلوہ دکھلادے ہمین اجی حضرت کی کیا بات ہے — بندہ پرور تیرے قربان یان کوئی موسیٰ نہین
گھر سے جب باہر نکالا اوسکی الفت دیکھئے — ساتھ ہے وہ ہر کسی کے کوئی بھی تنہا نہین

(۱۰۸)
کیا غرض دنیا و دین سے جو کہ بسمل ہو گیا
صحو پھر دیکھا جہان مین طالب مولا نہین
(۵)

کوچہ مین تیرے دیکھا تو فکر رسا نہین — آئینہ منہ دکھائے کسے دوسرا نہین
اس عالم سراب سے کیا کام تھا ہمین — دیکھا جہان مین اپنا کوئی آشنا نہین
ہر جلوہ تیرا یار عدیم المثال ہے — تجھسا حسین کوئی جہان مین ہوا نہین
مرنا مجھے قبول ہے کہتا ہے کیون طبیب — وہ درد کونسا ہے کہ جسکی دوا نہین

(۱۰۹)
کیا کام صحو کو ہے سوا آپکے جناب
مقصد نہین مراد نہین مدعا نہین
(۵)

ناز و ادا ہین اونکے یہ جور و جفا نہین — خوبان کے دل مین نام کو بوئے وفا نہین
شیخ الحرم سے کام نہ بیت الصنم سے کام — دل کے سوا بس اپنا کوئی رہنما نہین
ڈھونڈہتے ہین کسکو آپ بتاو پتہ مجھے — بزم جہان مین آیا کوئی دوسرا نہین
دیر و حرم مین سر کو پٹکتے ہین کس لئے — ہمکو پتہ تو شیخ و برہمن ملا نہین

(۱۱۰)
اے صحو جو کہ عشق مین آسودہ دل ہی خوب
کچھہ اوسکو اپنے جینے کا ہرگز مزا نہین
(۵)

عمر کو یا دم کو پہچانا نہین — دم مین وصل یار تھا جانا نہین

ہے یہی قولِ بزرگان یاد رکھہ
گر تو دانا ہے تو نادان بنکے رہ
عین کے دریا پہ جیسے راگ ہو

دور ہو دنیا سے ملجانا نہین
دام مین آیا تو وہ دانا نہین
ہوش دم رکھتیں یہ جانا نہین

(۱۱۱)

دیکھتی بیٹھی ہے پتلی آنکھہ مین
صحو تونے آپ کو جانا نہین

(۳)

اودھر وہ موذی بلا رہا ہے ادھر مین شغلِ شراب مین ہون
حباب سے یا مین سنگ کرون ہر میان دریا حباب مین ہون
کبھی برہمن کبھی ہون ملا کبھی ہے بہر کبھی ہے تر ہون

کہون مین کیا تجھکو اے مسلمان شیخ اب میری عذاب مین ہون
یہ بات میری سمجھنے والا نہ جوگی سمجھے خود مین حجاب مین ہون
ہر ایک جا اور ہر ایک صورت مین آپ مین ہون آپ مین ہون

(۱۱۲)
جمع احباب ہین محفل ہین وہ لے یار نہین
سر پہ فرہاد نے افسوس سے تیشہ مارا
یہ سنا دیجے کوئی جاکے زلیخا کو ضرور
کفر و اسلام کے جھگڑے سے وہی دور رہا
کچھ اثر ہوتا نہین آہ کا میرے یارب
ہے مسیحا تو کہان جلد خبر لے اوس کی

(۴)
کوئی ہمدم نہین مونس نہین غمخوار نہین
جانِ شیرین کو ملا شربتِ دیدار نہین
تیرے یوسف کا کوئی تجھسا خریدار نہین
دین و دنیا سے رہا جسکو سروکار نہین
دردِ دل کس سے کہون قابلِ اظہار نہین
تیرے بیمار کے کچھ خیر کے آثار نہین

(۱۱۳)

اوسکو پروا نہین اے صحو کسیکی ہرگز
ہے بشر کون سا جو طالبِ دیدار نہین

(۵)

عشق مین تیرے صنم دولتِ ایمان ہی نہین — بندہ کافر ہی نہین اور مسلمان ہی نہین
ایک نقطے سے اُٹھا نقشِ طلسماتِ جہان — خود وہ ظاہر ہے ہر اک نفس مین پنہان ہی نہین
نظر آتی ہے ہر اک صورتِ وہی مجھکو — تن نہین جان نہین جان کا جویان ہی نہین
درِ دولت پہ ترے آٹھ پہر حاضر ہون — حضرتِ دل کے سوا آپکا دربان ہی نہین

(۱۴) تیرے دربار مین ہین ادنی و اعلی یکسان
صحو عبرت کی ہے جا یہ سلطان ہی نہین (۵)

دردِ دل کی مرے دوا ہی نہین — وصلِ جانان سوا شفا ہی نہین
کیا کرے گا طبیب افلاطون — ایسا نسخہ کبھی لکھا ہی نہین
چھوڑ دو میرے حال پر مجھکو — پندِ ناصح سے کچھ ہوا ہی نہین
تھا جو پردہ دوئی کا دل سے اُٹھا — میرا محبوب کو پتہ ملا ہی نہین

(۱۵) باغِ عالم مین کھل گئے گل صحو
غنچۂ دل مرا کھلا ہی نہین (۲)

(۱۶) راز پوشیدہ ابھی آپنے سمجھا ہی نہین — حسنِ یوسف ہی نہین عشقِ زلیخا ہی نہین
لب پہ ہر رند کے ہی آج انا الحق کی صدا — کوئی قاضی نہین سولی پہ چڑھاتا ہی نہین

(۱۷) عاشقونکو خوف کیا ہے گرچہ وہ ناکام ہین — (۵) مر چکے ہین جیتے جی زندہ برائے نام ہین
اچھا نہین کیا وہ دیکھا گر نہ دیکھا آپ کو — اونکی آنکھین ظاہری بے مغز کا بادام ہین

ہاتھ سے صیاد کے مشکل ہے بچنا دوستو
حق کہا منصور نے جو کچھ کہا حق کی قسم

مرغِ دل بیچارہ تنہا اور بلا کے دام مین
چار جانب اوس نے دیکھا عشق کے صمصام مین

(۱۱۸)

نام روشن ہو کسی کا ہے نگینہ روسیاہ
دیکھ لو اے صحو عاشق خلق مین بدنام مین

(۴)

ولہ قدس سرہ

جو تجھکو پردہ تھا ہمسے صاحب تو کون بلنع تھا پیچھے کرتے
جسے مین سمجھا تھا دوست اپنا وہ میرا دشمن عزیز نکلا

وصال مین اب فراق کیسا جو منہ دکھا کر چھپا رہے ہین
مزے اوڑاتے ہین گر رقیب بیٹھے وہ صحو کا دل جلا رہے ہین

دل ناشاد کو مین شاد کرون یا نکرون
تنگ ہی ہے طبیعت قفسِ تن مین مری
ہے تقاضے یہ تقاضا مجھے ہر دم ہر آن
ہاتھ سے بڑھنے لگا جیب و گریبان کی طرف

خانہ برباد تجھے یاد کرون یا نکرون
ہمہ سو مرغِ دل آزاد کرون یا نکرون
عالمِ غیب کو ایجاد کرون یا نکرون
اے جنون کچھ تری امداد کرون یا نکرون

(۱۲۰)

نو مسجد کی بنا ڈالی ہے ہمنے اے صحو
ساقیا میکدہ آباد کرون یا نکرون

(۵)

ذکر کسکا ہو رہا ہے محفل احباب مین
جام ساقی آئینہ ہے محتسب سے خوف کیا

ہے حرارت اور ہی کچھ اس دل بیتاب مین
دیکھتے ہین روئے دلبر ہم شراب ناب مین

حسرتِ دل دربدر اوسکو پہرائے اے عزیز — حضرت یوسف کو دیکھے گر زلیخا خواب مین
بیٹھنا اک دو نفس ملکر غنیمت جانئے — تفرقہ انداز ہے چرخِ کہن احباب مین

(١٢١) صحو پردہ ہمسے کیون تم غیر سمجھے ہو کسے
دیکھتے ہو کسکو بیداری مین کسکو خواب مین (٥)

بحرِ الفت مین ترے اشکِ روان رکھتے ہین — سوزِ دل آہ شرر سوز فغان رکھتے ہین
ہم وہ مجنون ہین کہ لیلی کو نہان رکھتے ہین — عرشِ اعظم کے سوا اور مکان رکھتے ہین
تاقیامت ترے عشاق نہون گے بیلب — جامِ جم مے سے بہرا لب پہ فغان رکھتے ہین
جنس ارزان ہے جو جی چاہے خریدو ہمسے — اے خریدارو مگر عشق گران رکھتے ہین

(١٢٢) صحو لائے ہین نہ لیجائین گے کچھ خوب سمجھ
لوگ دیوانے ہین یہ وہم و گمان رکھتے ہین (٥)

راز ہے کیا حضرتِ انسان مین — جسکو دیکھا ہے اوسی کے دہیان مین
بوالعجب ہے حسن تیرا الامان — جیتے جی لاکھون کے ارمان مین
عشق مین کافر ہوئے ہم زاہدا — کیا ضرر آیا ترے ایمان مین
سن چکا پیرِ مغان رازِ نہان — کیا چھپا ہے پردۂ امکان مین

(١٢٣) دیکھنا ہے دیکھ لو عالم مین تم
صحو وہ ہے ہر آن مین ہر شان مین ٥

شور بیجا ہو رہا ہے محفلِ اغیار مین — جا ہی پہنچین گے ہم اہلِ دل کوچۂ دلدار مین

میرا مسجد میرا مسکن آستانِ یار ہے ‏ — دفن کرنا بعد مردن سایۂ دیوار مین
تجھکو جنت ہو مبارک مجھکو دوزخ ہی سہی ‏ — لطف اب پاتا نہین واعظ تری گفتار مین
کس کو ہم کافر کہین کسکو مسلمان ناصحا ‏ — ایک رشتہ ہے فقط تسبیح اور زنار مین

(۱۲۴) صحو مقتل مین چلی آتی ہے خلقت دور سے
سر مرا لٹکا ہوا ہے اور کیا ہے دار مین (۹)

ہین عجب طرح کے سامان ترے کوچہ مین ‏ — جمع ہین گبر و مسلمان ترے کوچہ مین
ایک سے ایک ہے ذیشان ترے کوچہ مین ‏ — نکل آئین گے سب ارمان ترے کوچہ مین
دین و دنیا کی تمنا نہین اب تیرے سوا ‏ — جان و دل ہو گئے قربان ترے کوچہ مین
تن تو بیجان پڑا رہتا ہے بستر پہ مرا ‏ — دم مرا رہتا ہے ہر آن ترے کوچہ مین
اے مرے شاہ نجف مجھکو بلایا تو نے ‏ — ہو گی مشکل مری آسان ترے کوچہ مین
چار دن کیلئے یان آیا تھا دل سیر کیا ‏ — اب کوئی دم کا ہے مہمان ترے کوچہ مین
جان رہے یا کہ نکل جائے مجھے خوف نہین ‏ — پایا مقصد کو مین لے جان ترے کوچہ مین
کبھی بھولے سے نہین مجھکو بلایا تو نے ‏ — ایک مدت سے ہون دربان ترے کوچہ مین

(۱۲۵) صحو رحمت کی ہے جا کیون ہو غضب تم مجھپر
چاک کر ڈالا گریبان ترے کوچہ مین (۵)

ولہٗ فی مناقب حبیب اللہ سلطان الہند قدس سرہٗ

لامکان کا مکین معین الدین ‏ — بادشاہ زمین معین الدین

دین دنیا کے شہریار ہین وہ
عالمِ ملکِ دین معین الدین

نام باقی ہے کس جلالت کا
ہند سے تا بہ چین معین الدین

رازدارِ خفی جلی ہین وہ
محرمِ علمِ دین معین الدین

(١٢٦) بے ادب چشم ہے یہ صحو رہی
دیکھے سے ہے ہر کہین معین الدین (٥)

ہے سلام اوس پر جو ہے محبوبِ ختم المرسلین
سر سے تا پا ہے سراپا رحمۃ للعالمین

مرتبہ اس سے بڑا کیا ہو سکیگا دوستو
جسکا تھا گہوارہ جنبان حضرت روح الامین

کچھ نہ سمجھا پڑھ کے قرآن ظالمون نے حیف ہے
معنی قرآن ہے وہ آیت خیر المبین

ہر طرف غنچے شگفتہ باغ مین پر اہل شام
خار سے بدتر سمجھ وہ گل کہ حسین ابن علین

(١٢٧) غیب سے آئی ندا جب شمر کا خنجر چلا
صحو مہر معرفت لو چھپ گیا زیر زمین (٧)

تیرے ہاتھ سے جنون جیب و گریبان چاک ہون
خوف کی کیا جا ہے بیٹھا ہوا بیباک ہون

کوئی بھی بھاتا نہین تیرے سوا تیری قسم
سر سے پا تک ہے قیامت۔ دیدہ ادراک ہون

ہے مرا رتبہ بڑا جسکو ملک سجدہ کیا
پھر کہون کیا دیکھنے کو مین تو ادنی خاک ہون

سب سمجھا یا گئے احباب کس سے کیا کہون
ہان کسی کی آرزو مین چشم نم غمناک ہون

مین کسی کا آشنا میرا نہ کوئی آشنا
قید سے بے قید ہون متعلق سے پاک ہون

بے نشان کے چلہ کا اک تیر مین ہون دوستو
ناوک اندازی مین بس مشہور مین چالاک ہون

(۱۲۸)

جو کوئی پوچھے گا مجھ سے صاف کہدونگا مین صحو
مین سگانِ کوئی والا صاحب لولاک ہون

(۵)

عالم مین سب سے پہلے ایجاد ہین تو ہم ہین
پوچھو نہ ہم سے حاصل اوس تخم بے نشان کا
چاہو تو میرا اک تم امتحان کر لو
عریان ہے تیغ اپنی نقشِ عدو کے سر پر

بیت الحرم کی صاحب بنیاد ہین تو ہم ہین
آباد ہین تو ہم ہین برباد ہین تو ہم ہین
نسبت سے خیر و شر کے آزاد ہین تو ہم ہین
مشہور دو جہان مین جلاد ہین تو ہم ہین

(۱۲۹)

اے صحو اپنی حالت ہے مثل خاک ہر دم
کوچہ مین دلربا کے برباد ہین تو ہم ہین

(۵)

جسے جلوہ نیا ہر پل کہوں کیا وہ دکھاتے ہین
مین از خود رفتہ ہون یارو نہ پوچھو حال لیلی کا
تجھے مطلب ہے کیا واعظ عبث کرتا ہی بدگوئی
مین ہو جان سے ہوا قربان وہ مردہ کو کرے زندہ

اوسے دیوانہ اپنا سب صاحب بنا لیتے ہین
سنے ہو یا نہین حسن لوانا لیلی سناتے ہین
جو پردہ کو اٹھاتے ہین وہی محبوب پاتے ہین
تڑپتے مرغ بسمل ہین جو وہ باتین بناتے ہین

(۱۳۰)

جفا کو جنہنے پیارے کی سراسر مہر سمجھا
جلا کر خاک کرتے ہین وہ صحو اپنا بنا لیتے ہین

(۸)

پیدا کیا کون و مکان مین ملحد دیرینہ ہون
مطلق سے مقید بن گیا اور پیر مکلف ہو گیا
گر مین کہوں تو شرک ہے گر حق کہوں تو کفر ہے

پہچانتے ہو مہربان مین ملحد دیرینہ ہون
دیر و حرم مین ساجدان مین ملحد دیرینہ ہون
بولو تو کچھ مجھکو میان مین ملحد دیرینہ ہون

مجبور ہون تو آپ ہون مختار ہون تو آپ ہون
نیکی بدی کا کاروان مین ملحد دیرینہ ہون

اک حافظِ قرآن ہے اک وردخوان شام و سحر
غافل خودی سے حافظان مین ملحد دیرینہ ہون

کہتے بشر مین بر فلک اہل فلک زیر زمین
انسان فلک پر بدگمان مین ملحد دیرینہ ہون

موزون کلام دلنشین بے حرف ہے معنی عیان
ہے گوش زد غیب اللسان مین ملحد دیرینہ ہون

(۱۳۱)

پرتو سے کسکے مہر و مہ تابان ہوئے ہین بر فلک
ہے صحو روشن دو جہان مین ملحد دیرینہ ہون

(۵)

دو عالم کو ہر دم عدم دیکھتا ہون
تو جلوۂ صنم دمبدم دیکھتا ہون

اٹھا دل سے پردہ دوئی کا جو میرے
تو تن اپنا بیت الحرم دیکھتا ہون

کرون شوق سے کیون نہ سجدہ مین اوسکو
جہان تیرا نقشِ قدم دیکھتا ہون

سمایا ہے آنکھون مین جلوہ جو تیرا
جدھر دیکھتا ہون صنم دیکھتا ہون

(۱۳۲)

تیرے واسطے چھوڑ جنت کو آیا
مقدر کا صحواب رقم دیکھتا ہون

(۱)

ناصحا تو نہ ذرا خالی تری باتین ہین
یار کی کیا نہین ہمسے ہی ملاقاتین ہین

(۱۳۳) ولہٗ (۵)

شمع رویون پہ یہ عاشق جو جلے جاتے ہین
وصل کا تیرے صنم وہ ہی مزا پاتے ہین

ہو گئے ہم پہ خفا گھر سے نکالا باہر
چھوڑکر اس در دولت کو کہان جاتے ہین

ہون گنہگار مگر اتنا وسیلہ ہے بہت — امتی دیکھیے سرکار کے کہلاتے ہین
یہ تمنا ہے مجھے آپ سے اے شاہِ عرب — آپ کیون یاد مری اب نہین فرماتے ہین

(۱۳۴) شوق ہے صحو کے دمین کہ تصدق جاؤن
مجھے صورت ہی نہین اپنی وہ بتلاتے ہین (۵)

کیا ہے اندنون پیر مغان خبر گران — خبر ہے دل کا ہوا شہر مین کباب گران
عزیزو حال ہے پوشیدہ کہہ نہین سکتا — فراقِ یار مین ہے عالمِ شباب گران
سمجھ گئے ہین وہ مغزِ سخن کو نازک ہین — کہ بے پڑھے کے پڑی عشق کی کتاب گران
ادھر سے روز ہے طلبی ادھر ہے غفلت سے — ہمارے اونکے ہوا بیچ مین حجاب گران

(۱۳۵) حضور کا ہے سہارا لکھا پڑھا تو نہین
ہے خوف صحو کو محشر کا ہے حساب گران (۵)

جنابِ عزت اللہ سے عزیز و دوست نے امان ہون — میان نقدِ امانت کا ازل سے مین ہی خواہان ہون
کمالِ حسن و خوبی ہر مقابل حور و غلمان ہون — جہان مین مثل دیکھو سراپا باغِ رضوان ہون
نظر بازون کا میلہ ہے مجھے دیکھین ہین مڑ مڑ کر — تماشا گاہِ عالم مین نوادر چیز انسان ہون
حقیقت ہے نہین ثاقف جو جی چاہے سو کہتا ہے — مجھے سمجھا نہین زاہد مین ہندو یا مسلمان ہون

(۱۳۶) ستاتے صحو کو کیون ہو نہین اچھا مزاج اونکا
یہ دل بیمار ہے میرا ہوا خواہ گلستان ہون (۶)

نہان ہو رہا ہون عیان ہو رہا ہون — مین موصوف جانِ جہان ہو رہا ہون

کوی کیا حقیقت کو سمجھے گا میری
دو عالم کو وہم و گمان ہو رہا ہون

تری چاہ الفت مین اے عشق ہر دم
خمیدہ مین ابرو کمان ہو رہا ہون

حکایت نہین یہ شکایت ہے میری
خلایق مین مین ترجمان ہو رہا ہون

نہ بیچا نا کوی خریدے بہت سے
مین یک جنس سود و زیان ہو رہا ہون

(۱۳۷)
تہا کیا صحو دیتے تجھے نام اپنا ہا
مین اوس بے نشان کا نشان ہو رہا ہون
(۶)

جان بلب ہے تشنہ دیدار جانان اندنون
زہر سے کچھ کم نہین ہے آب حیوان اندنون

دیر مین ناقوس ہوئگا اور حرم مین ہی اذان
دم مرا بہرتا ہے ہر گبر و مسلمان اندنون

عید ہے اہل نظر کی اور خوشی کی بات ہے
خانۂ تن مین ہوا وہ خوب مہمان اندنون

دور مین ساقی کے میرے جنے پی لی ہو شراب
مست ہین تیرے شہر مین ہین اہل عرفان اندنون

غنچۂ دل کہل گیا ہے ہے معطر اب دماغ
چاک کر ڈالا ہون مین جیب گریبان اندنون

(۱۳۸)
دیکھیے اے صحواب کیا ہوے گا انجام کار
روبرو اس بت کے ہون مین چشم گریان اندنون
(۵)

مجھے دیکھو تو مین بیت الصنم ہون
بنا بیٹھا یہان شیخ حرم ہون

مجھی سے خیر و شر نے پای ایجاد
برا ہے نام مین لوح و قلم ہون

نہ چھیڑے اہل دنیا کوئی مجھکو
نشہ مین جھومتا بے کیف و کم ہون

مجھے دیکھے نہ کوئی چشم اغیار
سراپا مظہر نور قدم ہون

(۱۳۹) (۵)

یہ میخانہ رہے آباد اے صحو
لبالب بادہ کش مین جام جم ہون

نہین سمجھے اوسے ہندو مسلمان
جسے دیکھا جہان مین مبتلا ہے
قیامت تک یہی نوبت رہیگی
تری جادو بہری کیسی ہے صورت

لئے بیٹھے ہین جہگڑا کفر و ایمان
یہ قصہ طول ہے عالم ہے حیران
تلاش یار مین ہر اک ہے جویان
غضب کرتی ہے یہ زلف پریشان

(۱۴۰) (۴)

بہلا ہے یا برا ہے روز محشر
یہ دست صحو ہے اور تیرا دامان

ملا نہین سمجھا تو کیا یان مین نہین تو کون ہون
دہوکا نہین آپین ذرا صورت سے ہین معنی عیان
خانہ خرابی ہو چکی اے جنبش خانہ خراب
مین شیخ ہون مین برہمن بت کی آذری ہون

عالم مین ہون عالم نمایان مین نہین تو کون ہون
اے عاشقان بو العلایان مین نہین تو کون ہون
پردہ خودی کا خود ہوا یان مین نہین تو کون ہون
دیر و حرم مین جا بجا یان مین نہین تو کون ہون

تمہاری یاد مین جانا دم بیباک بیٹھا ہون
نہ سمجھین گے یہ نکتہ وہ جو کوئی اہل دنیا ہون
خبر اصلا نہین اسکی کراما کاتبین کو بہی
در دولت پہ جانان کے مین اک عرصے سے آیا ہو

کیا ہے سر بجیب اپنا دل غمناک بیٹھا ہون
جہان مین جب کہین بیٹھا تو مین بیباک بیٹھا ہون
کسیکی انتظاری مین ہین پوشاک بیٹھا ہون
نہ سمجھو مجھکو سوتا ہون بہت چالاک بیٹھا ہون

(۱۴۲)	ستاتے صحو کو کیون ہو خودی کو خود وہ بہولا ہے مین اپنے نام پہ یارو اڑا کر خاک بیٹھا ہون	(۵)

یار بڑا ہے بیوفا مقصد دل بر آئے کیون ایسا نہ تھا وہ پیشتر رہتا جو یون الگ الگ اوسکی پسند اگر نہین اوسکی خوشی اگر نہین دل ہی مین آتے جاتے ہین رستے ہین کھلے ہوئے	کھوئے نہ خود کو جب تلک وصل کا لطف اٹھائے کیون اب بھی وہی ہے گو وہ اگر پردہ مین منہ چھپائے کیون خواب عدم مین چین تھا بزم جہان مین آئے کیون غم سے جو جان سینہ ہو کوئی اوسے بلائے کیون

(۱۴۳)	عابد و متقی نہین بادہ پرست صحو ہے کوئی نمازی اہل دین اوسکے مکان مین جائے کیون	(۵)

تہمت بیہودہ سے لاچار ہون جامہ حنا کی مجھے پہنا کے یان قابل دید اب یہ تماشا ہے خوب ہر دو جہان آئینہ خانہ ترا	غیر نہین ہون مین ترا یار ہون لائے کہان سے مین گرفتار ہون ہر جگہہ ہر رنگ نمودار ہون شخص ہون یا عکس پدیدار ہون

(۱۴۴)	صحو ہوا خانۂ دل مین گزر صاحب خانہ ترا مختار ہون	(۵)

بت بھی تو ایک صورت جانان ہے اندرون عشق بتان مین عمر تمامی گزر چکی پہنے لباس سرخ ہے قاتل کھڑا ہوا	سمجھا ہے جو کہ اوسکو وہ نادان ہے اندرون کیا شیخ بنکے بیٹھا مسلمان ہے اندرون کپڑون مین رنگ خون شہیدان ہے اندرون

سکتا ہے آئینہ کی طرح سے ہر ایک کو | عالم کے جمال سے حیران ہے اندنون

(۱۴۵)
بیچارہ ایک صحو اکیلا ہے کیا کرے
وحشت سے چاک چاک گریبان ہے اندنون
(۵)

تن کہان ہے جان کہان ہے خسرو جانان کہان | عاشقِ مضطر ہے حیران عشق بے سامان کہان
صورت اوس بت کی بنے ہم بتکدہ مین آنکر | پردہ وہی اٹھا جب صورتِ انسان کہان
گرم ہے بازار نابینا جہان مین آجکل | ہے بغل مین مصحف او حافظِ قران کہان
دہوکا دے رکھا ہے اوس نے بس اہرمن شوخ کا | یہ طلسمِ سامری ہے طاقتِ انسان مین

(۱۴۶)
خواہش وصل صنم اے صحو کچھ مجھکو نہین
آپ کو مین ڈہونڈتا ہون حسرتِ ارمان کہان
(۷)

کئے کیا تھے اقرار ہم سے کہو تم | خلاف ہو کے باتین بنانے لگے ہین
خبر عاشقون کو کرے کوئی جاکر | یہان رخ سے پردہ اٹھانے لگے ہین
جو دلبر ہے قاتل وہی ہے ہمارا | غضب یہ کہ دل سے بھلانے لگے ہین
یہ دنیا کے جھگڑون سے کیا کام ہمکو | دو عالم کو دل سے بھلائے ہوئے ہین
کرے امتحان جسکا جی چاہے آکر | محبت کے صدمے اٹھائے ہوئے ہین
نہین خوف ہے نارِ دوزخ کا زاہد | وہ سینہ سے سینہ لگائے ہوئے ہین

(۱۴۷)
نہین آرزو دل مین اے صحو باقی
ہمین جلوہ اپنا دکھانے لگے ہین
(۵)

ہوا دل کسکا ہے دربان غم یہ جانون وہ جانون
تمہارے شان کے شایان غم یہ جانون وہ جانون

کوئی صورت پہ مرتا ہے کوئی سیرت پہ مرتا ہے
مین تیرے ناز کے قربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

یہ کیسا گھر بنایا ہے نہ شادی ہے نہ ماتم ہے
کہان ہے عیش کا سامان غم یہ جانون وہ جانون

مسلمان کسکو کہتے ہین برہمن کسکو کہتے ہین
محبت مین ترے جانان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۱۴۸) محبت کسکو کہتے ہین کوئی جا صحو سے پوچھو
کہان ہے سینۂ بریان غم یہ جانون وہ جانون (۸)

ردیف واو

دل مین خیال تیرے سوا دو جہان نہو
تو ہو جہان مین باقی یہ کون و مکان نہو

گھر مین سوائے تیرے کوئی دلستان نہو
ہنگام وصل گرد مرے پاسبان نہو

ہمین ذات سے یہ تیرے سب آباد دو جہان
کیا وصف تیرا کوئی کرے گر زبان نہو

نقش قدم کی طرح سے خانہ خراب ہون
مجھسا کہین جہان مین کوئی بے نشان نہو

صورت پرست بلبل وحشی سا کو بکو
لازم ہے عاشقون کا کوئی آشیان نہو

اغیار مین بہت سے مگر یار ایک ہے
دل کے سوا تو اپنا کوئی مہربان نہو

اہل زمانہ کس لیے انجان ہو گئے
بیقدر کر دئے ہین مرے قدردان نہو

(۱۴۹) لیلی کی یاد مین دل مجنون مچل گیا
ناقہ کے پیچھے صحو کہین ساربان نہو (۵)

جانان میں جان دونگا ایمان ندونگا تجھکو
ایمان اگرچہ چاہے نادان ندونگا تجھکو

آتش پرست جانان میں خود پرست تیرا
چھونے کبھی میں ایجان قرآن ندونگا تجھکو

جبتک کہ میں و تو ہے تیرے گمان میں باقی
ہرگز وصال اپنا انسان ندونگا تجھکو

پارو خلیفہ زادہ محجوب ہو رہا ہے
تخت سکندری کا سلطان ندونگا تجھکو

(۱۵۰)
بھولو نہ صحو کو تم وعدہ وفا کرے گا
حسرت کا داغ دل پر جانان ندونگا تجھکو
(۵)

بے گنہ کسلیئے جلاد نے مارا ہمکو
خون بہائی میں ہے کوئی نہیں اجارہ ہمکو

کیا پتہ خوب دیا یار ہمارا ہم کو
سخن اقرب کا ہوا جبکہ اشارا ہمکو

قبر میں بھی نہیں آرام سے سونے دیتی
پوچھنے آئے نکیرین دوبارا ہمکو

در بدر ہم نہیں پھرتے ہیں ترے در کے سوا
تیرے کوچہ کے سوا کب ہے سہارا ہمکو

(۱۵۱)
بے ترے دیکھے کے مشکل ہے مرا جینا صحو
تیری فرقت نہیں ہرگز ہے گوارا ہمکو
(۵)

کدھر جاتے ہو ہمسے ملکے تم ایجان ادھر آؤ
بچھوڑو ساتھ پیر اتم خوشی سے بیٹھے گھر آؤ

تمہارے دیکھنے کو ہم پڑے پھرتے ہیں ہر ہر جا
نہیں قابو میں دل اپنا کہیں تو تم نظر آؤ

تمہیں میں جانتا ہوں تم بدلتے ہو ہزاروں رنگ
نہیں میں غیر اٹھا کر پردہ بے بشر آؤ

دل مضطر تڑپتا ہے بہوں پر جان آئی ہے
ہوے بیزار کیوں ہمسے کبھی بولے ادھر آؤ

یہ دو ہی وقت ہیں موقوف جن پر ہمسے ملنا ہے

(۱۵۲)	شام آؤ تم اے صحوؔ یا وقت سحر آؤ	(۷)

رخِ جاناں کے تصور میں سدا شاد رہو — زلفِ کاکل سے بچو قید سے آزاد رہو
مایۂ عمر کو بیجا نہ کبھی صرف کرو — کسی رہبر سے ملو طالب ارشاد رہو
صحبتِ غیر میں جانے سے ہے نقصان بہت — اغنیا سے نہ کبھی شایق امداد رہو
مکتب عشق میں اُستاد سے پایا یہ سبق — سب فنا ہونگے نہ پیر یار سے بے یاد رہو
تکیہ اچھا نہ کسی شے پہ ہے درویش ترا — خانۂ جسم پہ تم درپئے برباد رہو
قصہ مشہور ہے شیریں کا جہاں میں اب تک — تم ہی پر دیر سے خوش ہاں بیاں فرہاد رہو

(۱۵۳)	حالتِ سکر میں کہہ شاہ حسن سے ای صحوؔ جام اک اور بھی دے ساقیا آباد رہو	(۷)

میرے قبلہ میرے کعبہ میرے دلبر تمہیں تو ہو — میرے ہادی میرے مرشد میرے رہبر تمہیں تو ہو
خاک اور باد اور آب اور آتش ہر شے میں ہے جلوہ نما — رنگ رنگیلے اول آخر باطن ظاہر تمہیں تو ہو
تمکو ہم پہچان گئے ہیں پھر کیوں پردہ کرتے ہو — احد سے احمد بنکر کے بندہ پرور تمہیں تو ہو
وصل میں ہے یہ فرقت کیسی پردہ دوئی کا دیجے اٹھا — جانِ عالم تمہیں تو ہو اور میرے دلبر تمہیں تو ہو
گلا کٹا سے بلائے امت میں آپ حل مل میں بولا — شہید اکبر تمہیں تو ہو اور ساقی کوثر تمہیں تو ہو
تہمت دے منصور کے دیر کون تماشا دیکھا تھا — کہکے انا الحق بر سر محفل دار کے اوپر تمہیں تو ہو

(۱۵۴)	در پہ حاضر شام و سحر ہے روز ازل سے بندۂ نوا تنہا نہ ہو لو صحوؔ کو ہرگز ساقی کوثر تمہیں تو ہو	(۵)

فرقت یار نے آتش مین جلایا مجھکو
ہائے اس عشق نے دنیا سے اٹھایا مجھکو

غیرت یار نے مارا یہ دوبارا مجھکو
خواب مین تک نہین چہاتی سے لگایا مجھکو

اوسکو منظور تماشا یہ کہ تماشہ دیکھے
خواب راحت سے جگا خوب ستایا مجھکو

اے منجم نجدا کچہہ تو سبب اسکا بتا
کسلئے گہر سے مرا یار نکالا مجھکو

(۱۵۵)
کیا سمجھے اور نہ تہا میرے سوا دنیا مین
دربدر تاج جو اسے صحو پہنچایا مجھکو
(۴)

سات پردے مین ہے کیا عیش کا سامان تجھکو
جیتے جی دیکہہ لیا آنکھون سے جانان مجھکو

مین تو بندہ ہون ترا تو مرا مولا صاحب
کوئی ہندو کہے اور کوئی مسلمان مجھکو

مجھکو خوبان جہان خط مین غلامی کا دے
کیا مزا اور ہے اب تخت سلیمان مجھکو

(۱۵٦)
تیرے رتبہ کو نہین سمجھے کوئی آج تلک
صحو کہتا ہے کوئی طفل دبستان تجھکو
(۵)

رکہتا ہے دلمین ہر اک اوس لقا کی آرزو
زندگی دم بہر کی ہے لیکن بلا کی آرزو

خون میٹا مفت مین میرا رقیبون نے عجب
شوخ کو ہے اندنون دست حنا کی آرزو

اون رقیبون کا کلیجا اب بہی ٹھنڈا کیون نہو
مجھکو دنیا سے اٹہائے آشنا کی آرزو

جیتے جی وہ مر گئے زندہ برائے نام ہین
دلمین باقی کیا رہے اہل فنا کی آرزو

(۱۵٧)
کان مین واعظ کے تو آہستہ کہدے صحو یہ
بر نہ آئی ایک بہی خوف و رجا کی آرزو
(۵)

جناب شاہ قاسم سے دلا تو دست و داماں ہو
مثال مور بیچارہ عجب کیا ہے سلیماں ہو

غلاموں کو توقع ہے اسی دربار عالی سے
کہ ایک ادنیٰ توجہ سے ہماری مشکل آساں ہو

ہنوز میں ناتوانی ہے بچا نالے حضور اہو
تمہارے نام کے صدقے لسے ہرگز نہ طوفاں ہو

تری ترچھی نگہ پیارے عجب کچھ کام کرتی ہے
بنالے آپ ذرہ کو فلک پر مہر رخشاں ہو

(۱۵۸)

یہ موقع پھر کہاں ملتا بر آمد ہے شہ خوباں
ہے صحو ایسے میں اچھا تو فدائے جان جاناں ہو

(۴)

فرقت یار نے دم بھر نہ سلایا مجھکو
بخت خوابیدہ سے کس نے جگایا مجھکو

لوگ ہنستے ہیں مجھے دیکھکے آتے جاتے
خوب اچھا ہوا دیوانہ بنایا مجھکو

باڑ پر باڑ رکھی صاف یہ بیرحمی سے ہے
کیا کوئی اور نہ تھا آپ نے پایا مجھکو

(۱۵۹)

صحو کیا دیکھئے ہوتا ہے ہمارا کل حال
راستہ بھول گئے یار بلایا مجھکو

ردیف ہوز

ملوا سے مدینہ میں جو سلطان مدینہ
کردوں گا دل و جان کو قربان مدینہ

دن رات تصور میں گزرتا ہے عجب کیا
شاید نظر آجا سے بیابان مدینہ

مدت سے کھٹکتا ہے مرے دلمیں عزیزو
یہ خار ہے کیا خار مغیلان مدینہ

حسرت میں مرے جاتے ہیں ہم روز ازل سے
جبریل بنا جب سے ہے دربان مدینہ

بلبل کی طرح دل ہوا شیدا جو ہمارا　　ہے پیش نظر میرے گلستان مدینہ
کیا شکر ادا اوسکا کرین ہو نہین سکتا　　کہلاتے ہین ہم بھی تو گدایان مدینہ
جلدی سے خبر لیجیے یا سرور عالم　　ہم روز ازل سے ہوئے مہمان مدینہ

(۱۶۰)
اے صحو کدھر دھیان ہے کیا بکتا ہے یہ تو
معلوم نہین غیر خدا شان مدینہ
(۳)

عاشق حیرت زدہ دلگیر پشت آئینہ　　ماہرو ہے سامنے تصویر پشت آئینہ
ہے لکھا تیری جبین پر کاتب اپنے ہاتھ سے　　واہ کیا اولٹی ہوئی تدبیر پشت آئینہ
چھوڑ کر اوس قبلہ رخ کو ہین بھٹکتے زاہدان　　لو مبارک ہو اونہین تکبیر پشت آئینہ

(۱۶۱)　　(۵)
لب اعجاز جو ہلجائے تمہارا خواجہ　　کام بنجائے گا فی الفور ہمارا خواجہ
جب مین جانون کہ مقاصد میرے سب آئین　　کبھی اجمیر مین بلجائے جو تنہا خواجہ
مزرع یہ دل کا مرے خشک ہوا جاتا ہے　　آپ برسات ہین برسات کو برسا خواجہ
اب جو چاہین سو کہین ہندو مسلمان مجھکو　　مین دل و جان سے ہون بندہ تمہارا خواجہ

(۱۶۲)
مصحف رخ کی تلاوت کیا جسنے اے صحو
نار دوزخ سے نہین خوف ہے خواجہ خواجہ
(۴)

صدق دل سے بخدا جو کوئی آیا خواجہ　　مقصد دل کی وہی آپ سے پایا خواجہ
کیون نہ مقصد اوسے حاصل ہو تمہارے در سے　　جو کوئی آپ کے دربار مین آیا خواجہ

اسی امید پہ حاضر ہون در دولت پہ | کوئی باقی نہ رہے دل کی تمنا خواجہ

(۱۶۴۳) تیرے دربار سے کوئی نہین محروم گیا
کیا عجب صحو کو ہوجائے اشارا خواجہ (۱۷)

ہمارا بخت خوابیدہ جگا دو یا حبیب اللہ | جمال پاک کا جلوہ دکھا دو یا حبیب اللہ
ہوا برخاستہ دل ہے تمہارے درد فرقت مین | نہین منتا ذرا اسکو مٹا دو یا حبیب اللہ
تمنا اب مجھے ہردم نہین اسکے سوا ہرگز | خودی کو اب میرے دل سے بھلا دو یا حبیب اللہ
گزارش کر نہین سکتا کہ روضے پاک کو دیکھون | مجھے نعلین تم اپنی دکھا دو یا حبیب اللہ
جلاے عشق کی آتش ہر اک لحظہ نئی صورت | مزے یہ عاشقو سکے ہین مزا دو یا حبیب اللہ
رہی طاقت نہین مجھ مین کہ وان تک چلکے مین آؤن | قدم ہٹتا ہے اب پیچھے بڑھا دو یا حبیب اللہ

(۱۶۴۴) یہی ہے صحو دل مین شوق دیکھون روضۂ اطہر
زمین پلکون سے مین جھاڑون بلالو یا حبیب اللہ (۱۴)

بیچتا ہون بیدرم یوسف سر بازار دیکھ | مفت مین وصل صنم ہے طالب دیدار دیکھ
چشم نابینا مین ہے گر سرمۂ وحدت لگا | آئینہ مین منجلی اوسکی جھلکے سو سو بار دیکھ
مین نہین کہتا انا الحق مفت مین بدنام ہون | اور رکھا کافر گلے پر عشق کی تلوار دیکھ

بندۂ بت بنا شد لیک از بت کے جدا
شوق سے ڈالا گلے مین زاہد زنار دیکھ

(۱۶۵) **ردیف یا** (۵)

ہوا ہوں گم میں جو یار تجھ میں نظر میں سب کے تو ہی تو ہے
چھپایا بالکل وہ ایسا مجھکو کہ میں جو آنکھیں تو روبرو ہے

جو ہو نکلے ناقوس دیر میں سے اذان ہیں دیتے حرم کے اندر
کہ برہمن اور شیخ جی کو ہمارے صاحب کی جستجو ہے

ہے خوف کسکا مجھے تو جو ہے یا سیر میں یار کا ہوں
رہی باقی ہمارے دلمیں کسیطرح کی بھی آرزو ہے

وہ گلبدن گل ہوا میں جامہ مجھی سے جس اوس کا لباس کہاں ہے
لگایا چھاتی سے اوسنے مجھکو تبھی دلمیں بھی اوسکی بو ہے

(۱۶۶) (۷)

سنو نا تو صحو بیخبر یان یہ جاے فکر عجیب تر ہے
بنایا صورت پر اپنی آدم جسے میں دیکھا سو ہو بہو ہے

مری او بیخبر تجھکو خبر ہے
مرے پہلو میں بیٹھا سیمبر ہے

نہ جا زاہد کے دہوکے پر تو ہرگز
شب آخر ہو چکی وقت سحر ہے

وہ ظالم رات بہر بیچھا نچھوڑا
مقام عاشقی جاے خطر ہے

نہیں خالی ہے کوئی جا بھی اوس سے
مکان اوسکا کہاں یارو کدہر ہے

دل عاشق نے کھائی چوٹ پر چوٹ
نگاہ یار کیا جادو اثر ہے

اوجاڑا گھر کو میرے باغبان نے
درخت معرفت کا یہ ثمر ہے

(۱۶۷) (۱۱)

علاج اسکا بھی کچھ معلوم ہے صحو
فراق یار میں درد جگر ہے

یہ واقف رمز قالو بلیٰ اور انی انا کا صندل ہے
لولاک لما کے عاشق کا کس شان سے نکلا صندل ہے

لے سر پہ آئے در پہ ترے جبریل ہیں ادبا عو تک
فیاض ازل نے بھیجا ہے محبوب عُلا کا صندل آیا ہے

ہے پیر و جوان کو بھی یہ ہوس ہم سر سے چلے جائینگے اب
ملتا ہے کسے اب دیکھیں بھلا محبوب علا کا صندل آیا ہے

مجموعِ لطافت صندل جو ہر دل کے لیے یہ دولت ہے
مجنون کو ملی ہو لیلی بھی کیا روح فزا کا صندل آیا ہے

تا حشر کہون کیا اُسکی ہیں دنیا کو بھلا کے دل سے ابھی
حوران جنان تیار کئے تسلیم و رضا کا صندل آیا ہے

جھولا ہنگارہ میں انکا اب ساتھ لیئے وہ آتا ہے
عالم میں ہدایت غیبی ہے اوس راہ نما کا صندل آیا ہے

ہر ماہ جمادی الثانی میں تاریخ بست و یکم بیشک
خوشبو یہ جہانمیں ہوئی ہے کیا اہلِ صفا کا صندل آیا ہے

کیا عرش سے لیکر فرش تلک ایک نور کا عالم روشن ہے
ہے زیر زمین تا رونق جہانک کس مہ رخ کا صندل آیا ہے

رضوان نے بھی کھولا دروازہ مشتاق کھڑا کب آتے ہیں
حوران جنان تیار کئے تسلیم و رضا کا صندل آیا ہے

بس دور سے آئے عالم میں مشہور تمہارا کوچہ ہے
بیمار ابھی پاتے ہیں شفا کیا دار شفا کا صندل آیا ہے

(۱۶۸) کوئی زہد کو - کوئی تقوی کو میں سر پہ لیکر صندل کو
اے صحو مجھے اب خوف ہے کیا یہ ورد تیرا کا صندل آیا ہے (۷)

ہمارا ہادی ہمارا رہبر ہمارا مرشد ابو العلا ہے
نبی کا وارث علی کا نائب ولی کامل ابو العلا ہے

عرب سے لیکر عجم تلک کا ہوا ترقی یہ دین احمد
ہے فیض جاری جہانمیں انکا عزیز و دیکھو ہر اک جگہ ہے

ہے وجد حالت پا ہی دولت جب وہ جانِ علا ہیں کرتے
نصیب ایسے کہان گدا کے جو دیکھے شاہ تو کیمیا ہے

وہی ہیں ظاہر وہی ہیں باطن وہی ہیں اول وہی ہے آخر
یہ سمجھے ہم ہیں لباس بدلے ہے نام رکھے ابو العلا ہے

کہے ہو قرآن میں نحن اقرب یہ ہمسے ملتے نہیں ہو صاحب
ہوئی ہے تقصیر ہمسے کیا اب بتاؤ صاحب عتاب کیا ہے

تمہاری خواہش میں یار جانان میں دنیا کو چھوڑ بیٹھا
مجھے نہ یاں کے نہ ہم وہاں کے جو ایسی خواہش میں مبتلا ہے

(۱۷۰)

بلاؤ پاس اپنے صحو کو تم تُرت لا کے گلے لگالو
تمہارے ملنے کے شوق مین وہ عجب بلا مین پھنسا ہوا ہے

(۵)

عجب خوب مژدہ یہ قرآن مین ہے
پتہ تو ہمین مین تھا اوس نازنین کا
احد جب تعیّن مین احمد کے آیا
کہان ذات مطلق کہان ہم مقید

وہ شہ رگ سے نزدیک انسان مین ہے
عبث بحث ہندو مسلمان مین ہے
وہی رنگ بیرنگ ہر شان مین ہے
ظہورِ کل اب جزو اعیان مین ہے

(۱۷۱)

تمنا یہی صحو کی ہے حسن سے
پتا دے بتا دے جو انسان مین ہے

(٦)

ہمارے نقش پہ یہ سب جفا ہمین سے ہوئی
نہین فلک مین یہ طاقت ترا اٹھاتا بار
طریقِ عشق مین ثابت قدم رہے ہم ہی
نہین ہے آیتِ قرآن ثم وجہ اللہ
لگانا تہمتِ عالم کا بے سبب تو نہین

پرائے آپ ہین ہم پر خطا ہمین سے ہوئی
ادائے خدمتِ قالو بلیٰ ہمین سے ہوئی
جفا تمہین سے ہوئی اور وفا ہمین سے ہوئی
جہان مین دخترِ زنگی ادا ہمین سے ہوئی
بھلے بُرے کی جا تمہین بنا ہمین سے ہوئی

(۱۷۲)

نہین ہے شیوۂ دلدار عاجزی اے صحو
طریقِ عشق مین فکرِ دعا ہمین سے ہوئی

(۵)

اے مسلمانان وہ جانان اور ہے
جانتے ہر اک ہین اپنے حال کو

اپنا اپنا دین و ایمان اور ہے
کون کہتا ہے کہ انسان اور ہے

شور ہے نازل ہوئے مصحف مین جا بجا
کھیلتے کیا ہو گلی کوچہ مین تم

ہے یقین پر اپنا قرآن اور ہے
شہر وجہ اللہ کا میدان اور ہے

(۱۷۳)
خوف سے بے خوف ہو جا صحو تو
اب ترے گھر کا نگہبان اور ہے
(۷)

پوچھتے کیا ہو آرزو کیا ہے
دربدر کس لئے بھٹکتے ہو
شش جہت مین یہ جلوہ ہی کس کا
مین کو مین مین فنا تو کر دیجئے
آرزو کو اوٹھا کے پھر دیکھو
کیون نہین دیکھتے ہو اپنے کو

گھر مین دلبر ہے جستجو کیا ہے
ڈہونڈہتے کس کو روبرو کیا ہے
بر سر بام ماہرو کیا ہے
پھر لقا ہو تمین و تو کیا ہے
بیٹھے دم بھر یہ گفتگو کیا ہے
یہ لگا ہوئے کو بکو کیا ہے

(۱۷۴)
جب یقین ہو چکا یہی ہے وہ
صحو کہتے ہین آبرو کیا ہے
(۵)

جبکہ پہلو سے مرا یار چلا جاتا ہے
ملک الموت بھی شاید کہ مجھے بھول گئے
حضرت عشق نے کی ہے یہ خرابی دیکھو
آجتک ایسا مسلمان نہ کوئی دیکھا

ساتھ اوسکے دل ناچار چلا جاتا ہے
چھوڑ کر گھر مین وہ بیمار چلا جاتا ہے
پوچھنا تک نہین مختار چلا جاتا ہے
چھوڑ کر کعبہ کو دیندار چلا جاتا ہے

برملا پیر و جوان کہتے ہین کیا خوب مجھے